اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ ۲۶ رجب ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ ۵ تبلیغ ۱۳۳۸ ہش ۵ فروری ۱۹۵۹ء نمبر ۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ فروری۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دانت میں کئی دن سے تکلیف تھی۔ اور گم بوائل بنا ہوا تھا۔ اب پیپ نکال دینے سے گو درد میں افاقہ ہو گیا ہے۔ لیکن تاحال پوری طرح آرام نہیں آیا ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو جلد صحت عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

ہدایتِ انسانی کیلئے وحی و الہام کے تواتر کی ضرورت

جامعہ احمدیہ میں وسیع پیمانے پر مذاکرہ علمیہ کا انعقاد

ربوہ ۴ فروری۔ کل مورخہ ۳ فروری کو جامعہ احمدیہ میں وسیع پیمانے پر ایک مذاکرہ علمیہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں "ہدایتِ انسانی کے لئے وحی و الہام کے تواتر کی ضرورت" کے موضوع پر بعض ٹھوس اور پُر مغز مقالے پڑھے گئے اور پھر ان مقالوں پر بحث کے دوران جس میں سلسلہ کے جید علماء اور دیگر ذی علم احباب نے بھی حصہ لیا۔ یہ امر نہایت وضاحت سے پیش کیا گیا۔ کہ نازل شدہ مستقل اکمل شریعت سے کما حقہ استفادہ کرنے کے لئے زندہ ایمان ضروری ہے۔ اور زندہ ایمان خدا تعالیٰ کی زندہ تجلیات کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا۔ مرورِ زمانہ کے باعث رونما ہونے والے اختلافات دور کرنے اور شریعت کی روح کو سمجھتے ہوئے اس پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وحی و الہام کا دروازہ کھلا ہے اور انسانوں کے سامنے کسی نہ کسی وجود میں اس کا عملی نمونہ پیش ہوتا ہے۔ تاکہ وہ اس بارے میں مجرد عقل پر انحصار نہ رکھتے ہوئے غلط راہ پر گامزن نہ ہو سکیں۔ بسبب ضرورت آسمانی رہنمائی کے بغیر انسانیت کا جادہ مستقیم پر گامزن رہنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

یہ مذاکرہ علمیہ کل دن کو دو بجے کے بعد مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی صدارت میں جامعہ کے ہال میں تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوا جو حافظ غلام احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں جامعہ احمدیہ کے طالب علم قریشی محمد اسلم صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم "احمدی نوجوانوں سے خطاب" کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے بعد ازاں صاحب صدر نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مذاکرہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور اس ضمن میں مشہور عیسائی مصنف پروفیسر کینٹ ول سمتھ آف میکگل یونیورسٹی کی کتاب "Islam in Modern History" پر مسلم سن رائز میں شائع شدہ ریویو اور اس پر مبلغ امریکہ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کے ساتھ ان کی مزید خط و کتابت کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ پروفیسر موصوف نے اس خط و کتابت کے دوران اس سوال کو اٹھایا ہے کہ ان کے نزدیک عقل انسانی پہلے سے نازل شدہ وحی کی روشنی میں اپنے مخصوص حالات اور ضروریات کے مطابق اپنے لئے نیا مذہب وضع کرنے میں آزاد ہے۔ اس لئے مزید کسی وحی یا آسمانی ہدایت کی ضرورت نہیں۔ جو وحی پہلے سے کسی کے پاس موجود ہے وہی اس کے لئے کافی ہے۔ صاحب صدر نے بتایا کہ اسی سوال پر بحث کرنے کے لئے ہی یہ مذاکرہ منعقد کیا گیا ہے۔ تاکہ اس کے ہر پہلو پر تفصیل کے ساتھ روشنی پڑ سکے۔ بعد ازاں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت انصاف نے مسلم سن رائز میں شائع شدہ ریویو اور مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب کے ساتھ پروفیسر کینٹ ول سمتھ کی خط و کتابت کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ اور بتایا۔ کہ پروفیسر مذکور کا صحیح موقف کیا ہے۔ اور اس کی روشنی میں بحث کا رُخ کیا ہونا چاہیئے۔

بعد ازاں جامعہ احمدیہ کے طلباء میں سے جمیل الرحمٰن صاحب رفیق، قاضی نعیم الدین صاحب، نفیر احمد صاحب اور عبد الوہاب بن آدم صاحب آف مغربی افریقہ نے ہدایتِ انسانی کے لئے وحی و الہام کی ضرورت کے موضوع پر ٹھوس اور پُر مغز مقالے پڑھے۔ ان مقالوں کے بعد ایک نہایت مفید اور بصیرت افروز بحث کا آغاز ہوا جس میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس، مکرم مولوی ابو العطاء صاحب، مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، مکرم سید شاہ اللہ شاہ صاحب، مکرم مولوی ارجمند خان صاحب۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب، مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب، مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر، مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب، مکرم عبد السلام صاحب اختر، مکرم مرزا منظور احمد صاحب اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حصہ لیا۔ اور موضوع کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

عطیہ جات برائے جامعہ احمدیہ

—— از مکرم جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ ——

جامعہ احمدیہ کی عمارت کی تکمیل کے لئے خاکسار نے بذریعہ الفضل احباب جماعت کی خدمت میں عطیہ جات کی درخواست کی تھی۔ مجھے خوشی ہے کہ مندرجہ ذیل احباب نے فوری طور پر اس ضروری امر کی طرف توجہ فرمائی۔ اور ہمیں عطیہ دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مکرم محترم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم	۱۰۰ روپیہ
" قاضی محمد عبد اللہ صاحب	۵ "
" چوہدری محمد فقیر اللہ صاحب گھٹیالیاں	۱۰ "
مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب از طرف والدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا	سونے کا ایک کڑا
مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی	۳۰۰ "

میں تمام جماعتوں کے افراد صاحبان اور مربیان سلسلہ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ چونکہ تعمیر کا کام فوری طور پر شروع ہو رہا ہے۔ لہذا آپ اپنے علاقہ میں تحریک کر کے احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ عطیہ جمع کر کے خاکسار کے نام یا افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ ہمارے اکثر مربی جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل ہیں اور ان پر اپنی اس پرانی درسگاہ جسے مادر علمی کی حیثیت حاصل ہے کا خاص حق ہے۔ نیز انکو ہماری مشکلات اور تکالیف کا ذاتی طور پر علم بھی ہے لہذا میں امید کرتا ہوں کہ وہ خاص طور پر اس طرف توجہ دینگے اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ جنوری ۱۹۵۹ء

ہمارا اولوالعزم امام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شان اولوالعزمی جماعت احمدیہ کے گزشتہ سالانہ جلسہ سے اچھی طرح واضح ہوتی ہے۔ اگرچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج تک جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی داستان دراصل آپ کی غیر معمولی ہمت اور ارادہ کی ہی داستان ہے۔ لیکن امسال آپ نے جلسہ سالانہ پر جس ہمت کا اظہار کیا ہے اس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ جو ہر آڑے وقت میں آپ کی خاص طور پر مدد فرماتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طویل بیماری کمزوری اور ضعیفی سے ڈر لگتا۔ کہ شائد آپ اس شوق اور جوش سے ہماری راہ نمائی نہ فرما سکیں۔ جو آپ کی طبیعت کا خاصہ ہے۔ مگر حالات پیش آمدہ نے ہمارے خوف کو مبدّل بہ مسرت کر دیا۔ اور ہم نے دیکھا کہ آپ نے قریب کے گزشتہ سالوں سے بھی زیادہ کام کیا۔ اور حسب معمول تقریریں اپنے قدیم جوش سے فرمائیں۔ اور دوران تقریر سننے والوں کو محسوس ہوتا تھا کہ گویا آپ پر جوانی کا عہد پھر لوٹ آیا ہے۔ آواز وہی تھی جو آج سے دس پندرہ سال پہلے تھی انداز بیان وہی تھا جو ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ آپ نے خود بھی اس کو محسوس کیا۔ جیسا کہ آپ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۰ جنوری ۱۹۵۹ء میں فرمایا ہے

"جلسہ سالانہ کے بعد بالعموم سردی زیادہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی سردی زیادہ ہو گئی ہے۔ اس لئے جلسہ کی تقریروں اور ملاقاتوں کی وجہ سے جو کوفت مجھے ہوئی اسے دور کرنے کا بہت کم موقعہ ملا۔ اسکے علاوہ مجھے ٹانگ میں درد کی تکلیف تھی اور زبان پر زخم تھے۔ میرا خیال تھا کہ غالباً میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریریں نہیں کر سکوں گا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے جلسہ پر پچھلے سال سے بھی لمبی تقریریں کی ہیں۔ اور اس کے باوجود گو ابھی تکلیف موجود ہے۔ لیکن خراش اور زخم زیادہ نہیں ہوئے۔ اور جو تکلیف باقی ہے وہ بھی خدا تعالیٰ نے فضل کیا تو دور ہو جائے گی۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی خطبہ میں اپنی بیماری کا مزید ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے :-

"گھبراہٹ اس وجہ سے ہے کہ ٹانگ کی تکلیف پر دس ماہ مہینہ جا رہا ہے اور ابھی تک یہ تکلیف دور نہیں ہوئی ایسا نہ ہو کہ یہ تکلیف مزمن ہو جائے لیکن اگر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور سردی کم ہو گئی۔ تو جہاں عام کمزوری دور ہو جائے گی وہاں ٹانگ کی درد میں بھی کمی آ جائے گی۔ اور جسم میں بھی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ موجودہ بیماری کی وجہ سے میں زیادہ چل پھر نہیں سکتا۔ لیکن اس سے پہلے جب میں مری میں تھا۔ تو دو دو میل تک سیر کے لئے چلا جاتا۔ جب یہ آیا تو وہاں ایک میل تک چلنا بھی دوبھر معلوم ہوتا تھا۔ بلکہ بعض دفعہ دو تین فرلانگ چلنے سے تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ گرمی کے آنے پر جسم پر طاقت آ گئی۔ تو میں پھر انشاء اللہ چلنے پھرنے لگوں گا۔ جس سے صحت میں فرق پڑ جائے گا۔ سارا دن بیٹھے رہنے سے صحت پر کوئی اچھا اثر نہیں پڑتا۔ جو شخص ہر وقت بیٹھا رہتا ہے۔ اس کی صحت بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے جب تک مجھے چلنے پھرنے کی توفیق تھی۔ میری طبیعت بحال رہتی تھی۔ اب بھی جب میں چلنے پھرنے لگوں گا۔ تو طبیعت سنبھلنی شروع ہو جائے گی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ کے موقعہ پر بھی سمجھایا ہے۔ کہ سارے کام خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ اور جب ہمارے سب کام اللہ تعالیٰ نے ہی کرنے ہیں۔ تو ہماری جماعت کو ہمیشہ اپنی نظر خدا تعالیٰ پر رکھنی چاہیئے۔ وہی جماعت کی ترقی اور اسلام کو دوبارہ غالب کرنے کے سامان کرے گا"

اس بیان سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر یہ خاص فضل اسی لئے ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ سے اپنا کام لینا چاہتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے فضل سے آپ کو یہ اولوالعزمی اور ہمت اور ارادہ عطا فرمایا ہے کہ بیماری کی حالت میں بھی آپ خدا تعالیٰ کے کام سے دریغ نہیں کرتے۔ اور پورے اعتماد اور ایقان کے ساتھ اپنا کام سرانجام دینے کے لئے ہر وقت تیار ہوتے ہیں۔ اس میں ذرا بھی اپنی طرف سے کوتاہی کو دخل انداز نہیں ہونے دیتے۔

حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جن اپنے بندوں کو اپنے امور مہمہ کی سرانجام دہی کے لئے کھڑا کرتا ہے ہمیشہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے کام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور آپ جیسے اولوالعزم بندے کو جماعت احمدیہ کا اسی لئے امام بنایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سے اپنا کوئی بڑا عظیم کام لینا چاہتا ہے۔

وہ کام جو اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سے لینا چاہتا ہے۔ اس کا کچھ اشارہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسی خطبہ میں کر دیا ہے۔ جس کو ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت سب سے زیادہ مظلوم اسلام ہے اور باوجود اسکے کہ اسلام نے سارے ادیان کی تعریف کی ہے اور تمام پچھلے انبیاء کی عزت کی ہے۔ ان انبیاء کی امتوں کے لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں۔ یہ چیز اللہ تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لائی۔ اور اس نے آپ کو اس لئے کھڑا کیا۔ کہ اسلام کی خوبیاں بتا کر اور اس بات کو روشن کر کے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ سب انبیاء کی امتوں پر مہربان تھے۔ آپ کی عزت کو دوبارہ دنیا میں قائم کریں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم ہونے سے ہی خدا تعالیٰ کی عزت دنیا میں قائم ہو گی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالیٰ ایک

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

داشتم دارم

ایاغِ بادۂ قرآں کہ داشتم دارم
چراغِ جادۂ عرفاں کہ داشتم دارم

ہجومِ اشکِ ندامت کہ ریختم ریزم
ہجومِ رحمتِ یزداں کہ داشتم دارم

پلاسِ خرقۂ تقویٰ کہ بافتم بافم
ہراسِ پنجۂ شیطاں کہ داشتم دارم

نگہ بہ چہرۂ زیبا کہ دوختم دوزم
گلہ ز جنبشِ مژگاں کہ داشتم دارم

دُعائے مصلحِ عالم کہ خواستم خواہم
خدائے عیسیٰؑ دوراں کہ داشتم دارم

مبشرم بہ نگاہِ محبّتِ ساقی
نشاطِ خاطرِ مستاں کہ داشتم دارم

مبشر احمد راجیکی

اسلامی معاشرہ

تقریر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بر موقع جلسہ سالانہ ۵۸ء

(قسط نمبر ۵)

ہماری صحیح راہنمائی اور تربیت کا کام اسلامی معاشرہ کی درسگاہوں سے شروع ہونا چاہیئے۔ بشرطیکہ ان میں اسلامی اصول اپنائے جائیں اور غیر قوموں کی بیہودہ نقالی ترک کی جائے۔ درسگاہوں میں تعلیم و تربیت کا پورا اہتمام ہمارا فرضِ اوّلین ہونا چاہیئے۔ اگر ایسا کیا گیا اور طلبہ کو بُرے ماحول سے علیحدہ رکھ کر ان کی تربیت اسلامی اصولوں پر کی گئی۔ تو ہمیں قوی امید رکھنی چاہیئے۔ کہ ہماری آئندہ نسلیں احیائے ملّتِ اسلامیہ کا بیڑا اٹھانے کے قابل ہو جائیں گی۔ اس کے بغیر ہمارے معاشرہ کا خدا حافظ!

اللہ تعالےٰ ہی اپنے نئے وعدے کے مطابق جس کا ذکر ابھی کیا جا چکا ہے۔ ملّتِ اسلامیہ کے احیاء و نشوونما اور عروج و ترقی کے اسباب ضرور بہم پہنچائے گا۔ اسی طرح جس طرح کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاسِ قدسیہ کی برکت سے بہم پہنچائے تھے۔ اور اسلامی معاشرہ کی مرو تیدگی کو اُسی آسمانی اور زمینی پانی سے نشوونما دیگا جس سے کہ پہلے دے چکا ہے اور

”فاستویٰ علیٰ سوقہ
یعجب الزراع“

کا نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر جائیگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علاوہ مذکورہ بالا کشف کے سورۃ فتح کی آخری آیات کا متعلقہ حصہ بطور وحی نازل ہوا اور آپ کو بشارت دی گئی۔ کہ نئے سرے سے احیائے ملّت کا خارق عادت معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض کی برکت سے پھر دکھایا جائے گا۔

اس الہام کے الفاظ یہ ہیں:-

”انا بدلک اللازم۔
انا محییک۔ نفخت
فیک من لدنی روح
الصدق والقیت
الیک محبۃ منی
ولتصنع علیٰ عینی
کزرع اخرج شطأہٗ
فاستغلظ فاستویٰ
علیٰ سوقہ۔

(تذکرہ صفحہ ۲۴۹)

اور اس کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ میں تیرا لازمی چارہ ہوں۔ میں تجھے زندہ کرنے والا ہوں میں نے اپنی طرف سے راستی کی روح تجھ میں پھونکی۔ اور اپنی جناب سے محبت ڈالی اور ایسا کیا کہ تو میری آنکھوں کے سامنے تیار کیا جائے۔ اس کھیتی کی طرح جو اپنی سوئی نکالے پھر مضبوط ہو جائے۔ پھر اپنی نالی پر کھڑی ہو جائے۔“

یہ وحی تذکرہ کے صفحہ ۹۵ پر بھی درج ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ یہ ابتدائی زمانہ کی وحی ہے۔ اور اس کی یہ تشریح کی گئی ہے کہ ”اس سے اُن تائیدات اور احسانات کی طرف اشارہ ہے اور اس عروج اور اقبال اور عزت اور عظمت کی خبر دی گئی ہے جو آہستہ آہستہ اپنے کمال کو پہنچے گی۔“

اور اس زمانہ میں یہ وحی بھی ہوئی:-

محمد رسول اللہ
والذین معہٗ اشدآء
علی الکفار رحماء
بینھم۔ رجال لا
تلھیھم تجارۃ ولا
بیع عن ذکر اللہ۔ متع
اللہ المسلمین
ببرکاتھم۔ فانظروا
الیٰ آثار رحمۃ اللہ۔

یہ وحی تذکرہ کے صفحہ ۳۸۶ پر مع ترجمہ درج ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ آپؑ اور آپؑ کی جماعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ساتھی قرار دیا گیا ہے جن کے ذریعہ سے معاشرہ اسلامیہ دوبارہ اپنے عروج و کمال کو پہنچے گا۔

یقین رکھنا چاہیئے کہ اسلامی تعلیم و تربیت سے ہی مرو تیدگی پیدا ہو کر بڑھے گی اور اس کی برکت سے خالق و مخلوق کا وہ رشتہ جو منقطع ہو چکا ہے از سرِ نو قائم ہو گا۔ اور مخلوق کے باہمی تعلقات بھی دوبارہ استوار ہوں گے۔ دونوں قسم کے تعلقات کی صحت اور اس کی مضبوطی ہی درحقیقت معاشرہ کی جان ہے۔ جوں جوں انسان اپنے خالق سے تعلق استوار کرتا ہے اتنا ہی فیضان وہ منبعِ ربوبیت سے پاتا ہے۔ اور جتنا جتنا تعلق وہ کسی مخلوق سے احسن طور پر پیدا کرتا ہے۔ اتنا ہی اس مخلوق کو مصدرِ رحمانیت پاتا ہے۔

کھیتی کی مثال جو قرآن مجید نے دی ہے۔ اس پر آپ غور کریں۔ اور دیکھیں کہ اہلِ مغرب نے فنِ زراعت میں جو کمال حاصل کیا ہے کہ ایک گملے میں ٹماٹر کا پودا نصب کر کے سینکڑوں ٹماٹر اس کی ایک بیل سے حاصل کئے ہیں۔ یہ قدرت اور فیض یابی درحقیقت تعلق کی صحت اور استواری کا ہی نتیجہ ہے، جو تعلق کہ ٹماٹر کے بیج اور زمین کی مٹی اور کھاد سے پیدا کیا گیا۔ انسان کی مادی ترقی میں بڑائی اور عظمت کا راز درحقیقت اس کے تعلقات کی صحت اور مضبوطی میں ہے جو دل و دماغ اور عقل و فکر کو کام میں لاتے ہوئے وہ اپنے ماحول کی مخلوقات سے قائم کرتا ہے یہی اصل اور یہی قانون انسان کے روحانی معراج میں بھی کارفرما ہے۔ جتنا گہرا تعلق کوئی اپنے خالق سے پیدا کریگا اتنا ہی بلند پایہ عروج اس کو روحانیت میں حاصل ہو گا۔

حکومتِ وقت کا اوّلین فرض

سو حکومتِ وقت کا اوّلین فرض ہے کہ اپنی تربیت گاہوں کی تنظیم و تربیت دونوں قسم کی یعنی دینی اور دنیوی تربیت کے اصول پر راس کرے اور اپنی درسگاہوں میں مغربی دنیا کی تقلید میں صرف ایک ہی پہلو پر انحصار نہ رکھے۔ کہ مغربی دنیا کی ناکامی کا مشاہدہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اہلِ مغرب نے دین میں سہل انگاری سے کام لیا ہے اور اس کے معاشرہ میں روح کی صحیح تربیت نظر انداز کی گئی ہے۔ اور نتیجہ یہ ہے کہ خیر و برکات جو ایک قسم کے تعلقات قائم کرنے سے انہیں حاصل ہوتیں۔ وہ روحانی تعلق میں غفلت برتنے سے نہ صرف ان کے لئے بلکہ ساری دنیا کے لئے جہنم میں تبدیل ہو رہی ہیں۔ اسی بد انجام سے ہمیں سورۃ کہف میں ڈرایا جا چکا ہے۔ اور فرمایا ہے:-

ھل ننبئکم بالاخسرین
اعمالا۔ الذین ضل
سعیھم فی الحیوۃ
الدنیا وھم یحسبون
انھم یحسنون صنعا۔
اولئک الذین کفروا
بآیات ربھم ولقائہ
فحبطت اعمالھم
فلا نقیم لھم یوم
القیمۃ وزنا۔ ذلک
جزآءھم جھنم بما
کفروا واتخذوا
آیاتی ورسلی ھزوا۔

(کہف: ۱۰۵-۱۰۷)

یعنی کہو کہ کیا ہم تمہیں ان لوگوں سے آگاہ کریں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تمام تر کوشش دنیوی زندگی میں ہی کھوئی گئی ہے۔ اور اس کے باوجود انہیں یہ گھمنڈ ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کے صناع ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے نشانوں اور اس کی ملاقات کے منکر ہیں۔ اس لئے ان کے تمام اعمال اسی دنیا میں ہی اکارت گئے۔ سو قیامت کے روز ہم انہیں کچھ وقعت نہ دیں گے۔ یہ ان کا بدلہ جہنم اسی لئے ہو گا کہ انہوں نے ناشکری کی۔ اور میرے نشانوں اور میرے رسولوں کو اپنی ہنسی کا نشانہ بنایا۔

الفضل کا مصلح موعودؓ نمبر

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر حسبِ معمول اس دفعہ بھی انشاء اللہ روزنامہ الفضل کا مصلح موعود نمبر شائع ہو گا جو متعدد قیمتی مضامین پر مشتمل ہو گا۔

علمائے کرام اور دیگر مضمون نگار احباب جلد سے جلد مضامین تحریر فرما کر ارسال کریں۔ ایجنٹ اصحاب جلد مطلوبہ تعداد سے مطلع کر دیں!

(بقیہ لیڈر صٓ ۲)

بلا سکتا ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالٰے کی ہستی اور اس کی عظمت کو دُنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی قائم کیا تھا۔ جنگ بدر کے موقع پر جب مسلمانوں پر کفار کا زور بڑھ گیا۔ تو اس وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دُعا کی۔ وہ یہی تھی۔ کہ اے اللہ اگر یہ مختصر سا گروہ جو تیرے نام کو دنیا میں بلند کر رہا ہے ہلاک ہو گیا۔ تو قیامت تک دُنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا بیشک خدا خدا ہی ہے اور بندہ بندہ ہی ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی عزت کو دنیا میں قائم کیا تھا۔ اور اگر دنیا میں خدا تعالٰے کا نام باقی رہ سکتا ہے تو اسی صورت میں رہ سکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام باقی رہے پس اپنی جانوں کی خاطر ہی نہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہمیں یہ دعائیں کرتے رہنا چاہیئے کہ اے اللہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں۔ اس سے صرف ہمیں عزت حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور تیری ذات کو بھی عزت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے تو ہماری مدد فرما۔ اور ہماری تائید میں اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ تا تیرا نام بھی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بھی دنیا میں روشن ہو۔ اور قرآن کریم کی صداقت دُنیا پر ظاہر ہو۔"

اس طویل اقتباس سے واضح ہے کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالٰے نے جو کھڑا کیا ہے اور اس کو ایسا اولوالعزم امام جو دیا ہے تو وہ اس لئے ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت قائم کرے اور اس طرح وہ اللہ تعالٰے کی عزت قائم کرے۔ تاکہ دُنیا الحاد اور انکار کی ضلالت سے نکل کر اللہ تعالٰے کے مقرر دصراط مستقیم پر گامزن ہو ــ تاکہ یہ دنیا اس کی رضا اور ارادہ کے مطابق امن وامان کی جنت میں جائے اور اللہ تعالٰے کی تسبیح سے ارض وسماء معمور ہو جائیں۔

آخر میں آؤ ہم اپنے ایسے اولوالعزم امام کی صحت کاملہ کے لئے بھی خشوع وخضوع کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالٰے اپنے رحم اور فضل سے انہیں طویل صحت مند زندگی عطا فرمائے۔ تاکہ وہ تادیر اسی طرح ہماری راہنمائی کرتے رہیں۔ آمین

اسلام میں توبہ کا مفہوم

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل ؔ)

(۳)

اسلام عالمگیر اور پاکیزہ مذہب ہے اور جو شخص مذہب سے دور ہو کر شیطان کا غلام ہو جاتا ہے۔ اور خدا کی رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے اسے بھی امید بندھاتا ہے۔ اور خدا ئے توّاب کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بعض لوگ ایسے خیالات کے تھے۔ ان کی مایوسی کو دُور کرنے کے لئے خدا نے وحی بھیجی۔ اور ارشاد فرمایا:۔

یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔

کہ اے وے لوگو جنہوں نے گناہوں میں اپنی جانوں پر اسراف کیا ہے۔ اور حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو جاؤ۔ اللہ تعالٰے کی تو وہ ہستی ہے۔ کہ سب گناہ بخش سکتی ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ اسلام کا خدا دیگر مذاہب کی طرح صرف عادل اور رحم کرنے والا ہی نہیں بلکہ وہ مالک بھی ہے۔ اور مالک کو ہر طرح کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ البتہ وہ اپنی صفات کے خلاف نہیں کرتا۔ جیسے خدا کی صفات میں سے ایک صفت اصدق الصادقین کی ہے۔ کہ وہ تمام سچوں کا سچا ہے۔ اب یہ نہیں ہوگا۔ کہ وہ جھوٹ اور خلاف واقعہ بات بھی کہدے۔ جیساکہ بعض لوگوں نے امکان کذب باری تعالیٰ کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ جھوٹ خدائی صفات کے منافی ہے۔ اور یہ امر قدرت میں داخل قرار نہیں دیا جا سکتا

دراصل جیسا کہ لغت میں ہے تاب الی اللہ:۔ رجع عن معصیتہٖ الیہ (منجد) کہ گناہ کے طریق کو چھوڑ دے پس جب برائی کی جگہ اچھائی اور بدی کی جگہ نیکی اور عیب کی بجائے صواب لے لیگا۔ اور سیاہی کی بجائے سپیدی کی صورت قائم ہو جائیگی۔ اور یہ صورت خدا کے اوامر کی بجا آوری میں ہوگی۔ تو ایسا شخص مومنین کی جماعت میں شامل ہوگا۔ قرآن کریم میں منافقین کے ذکر میں ہے کہ:۔

انّ المنافقین فی الدرک الاسفل من النار (پ ۵)

کہ منافق لوگوں کو جہنم کے نچلے گڑھے میں ڈالا جائے گا۔ مگر جو منافقین میں سے توبہ کر لیں۔ جس کی صورت یہ ہو:۔

الا الذین تابوا واصلحوا واعتصموا باللہ واخلصوا دینھم للہ فاولئک مع المومنین (پ ۵ آخری رکوع)

کہ منافقوں میں سے جو توبہ کریں اور اپنی اصلاح کریں۔ اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنے دین کو خالص اللہ کے لئے بنا لیں پس اُن کا شمار مومنوں میں ہوگا۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ مومنوں کو ہم بہت بڑا اجر عظیم کریں گے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اسلام جو توبہ کی صورت پیش کرتا ہے۔ اس میں کامل اصلاح کی صورت ہے محض لفظی توبہ اور منہ کی توبہ مراد نہیں۔ وھو المقصود

اور درحقیقت یہی صورت توبہ کی سابقہ مذاہب میں تھی۔ جیساکہ حضرت آدم وحوّا کی توبہ کی صورت تھی۔ اور عیسائیوں میں بھی یہی صورت تھی۔ مگر تحریف وتبدیل کے نتیجہ میں وہ صحیح صورت قائم نہ رہی۔ جیساکہ قرآن کریم کے پارہ اوّل ع ۶ میں حضرت موسٰے علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے۔ کہ شرک کرنے کے نتیجہ میں ان کو توبہ کی تلقین ہوئی۔ جیساکہ آیت فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم میں ذکر ہے۔ کہ بچھڑ کو خدا بنانے کی توبہ اور تلافی اس طرح ہوئی کہ فاقتلوا انفسکم۔ اپنے نفسوں کو مارو یعنی شرک کی گندی زیست کو ترک کرو۔ اور خدائے واحد کی عبادت میں لگ جاؤ تب توبہ کی صورت قبول ہوگی۔ خدا فرماتا ہے جب انہوں نے یہ صورت اختیار کر لی۔ اور وہ رجوع برحمت ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل کا گناہ معاف ہو گیا۔ (دیکھو تفسیر صغیر)

علاوہ ازیں خدا کی صفات توّاب اور رحیم تقاضا کرتی ہیں کہ انسان کی غلطیوں اور غلط کاریوں پر رجوع برحمت ہو اور نظر کرم فرمائے اس مسئلہ توبہ کے نتیجہ میں آنحضرت صلعم کے زمانہ کے ۳۶۰ بتوں کے پجاری توبہ کر کے خدائے واحد کے پرستار بن گئے۔ اور دنیا میں روحانیت پیدا کرنے کے موجب ہوئے اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت کی اتباع میں روحانی مراتب حاصل کئے۔ اور ہزاروں لوگوں کو آپ کے طفیل توبہ کی توفیق ملی۔ اور اب آنجناب کے خلیفہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی معرفت ہزاروں کو توفیق مل رہی ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کے متعلق اعلان

احباب جماعت! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں نہایت درجہ اہمیّت رکھتا ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے وحی پاکر وہ عظیم الشّان پیشگوئی فرمائی۔ جو حضرت مصلح موعود سے متعلق ہے اور جس کے ہم سب زندہ گواہ ہیں ماہ فروری شروع ہو چکا ہے۔ اور ۲۰ فروری کا دن قریب آرہا ہے۔ تمام جماعتوں کے عہدیداروں کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے اپنے ہاں یوم مُصلح موعود منانے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ مناسب لٹریچر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوا کر تقسیم کیا جائے۔ اور جلسے کر کے تقاریر کے ذریعہ اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی سے واقف اور آگاہ کیا جائے۔

(اڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

دنیا کا سب سے بڑا قید خانہ

(۴)

صوفیہ میں نوجوان لڑکوں کا ایک گروہ ایک مدت تک ہمارے پیچھے پیچھے بھاگتا رہا۔ ان لڑکوں نے ایک کلب بنائی تھی جہاں ایک دوسرے کو انگریزی پڑھائی جاتی ہے۔ ہم نے ان کو ایک کتاب اور ایک گانے کا ریکارڈ دیا اس پر ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ان کے پاس کل تین میگزین تھے۔

سوال۔ حکمران طبقہ کیا ہے؟

جواب:۔ ان ممالک کا سب سے بڑا حاکم روسی سفیر ہوتا ہے جو گویا کہ اس ملک کا گورنر ہوتا ہے۔ اس کے بعد مقامی کمیونسٹ پارٹی کے بڑے بڑے عہدہ داران ہیں۔ یہ لوگ پکے اشتراکی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تعداد ایک ملک میں دو ہزار سے تین ہزار تک ہوتی ہے اور پھر موقعہ پرست لوگ ہیں ان لوگوں نے روسی اقتدار کے لئے اپنی زندگی کی گویا بازی لگا رکھی ہے۔ ان کے ماتحت بڑے بڑے افسران ہیں جن کو جیلاس "نیا طبقہ" کہتے ہیں۔ جو اپنے اصول بدلتے رہتے ہیں تاکہ وہ تکلیف سے بچ جائیں۔ ہم بہت کم ایسے لوگوں سے مل سکے جو ذہین اور سمجھ دار تھے ان کا ایک سوال عام تھا،

"امریکی امن کے لئے کس طرح جنگ کر رہے ہیں؟"

یہ لوگ پہلے ہم سے ہمیشہ خوش دلی اور خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ اس خیال سے کہ شاید وہ ہم کو اشتراکی بنا لیں۔ مگر جب وہ لوگ ناکام ہوتے تھے تو "امن کا دشمن" تجویز کر کے خاموش ہو جاتے تھے۔ ہنگری میں ایک مرتبہ میں نے یہ شکایت کی کہ جب کوئی شخص ملنے کا وقت اور تاریخ مقرر کرتا ہے خود نہیں آتا ہے۔ علیحدگی کے بعد آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔"

سوال کیا ان ممالک میں بد دیانتی موجود ہے؟

جواب:۔ یہ نظام کم ظرف لوگوں کو آگے بڑھاتا ہے اور عوام کش مکش کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ چنانچہ جھوٹ بولنا۔ دھوکہ دینا زندہ رہنے کے لئے لازمی ہے اور پھر آپ کو اپنے ہمسایہ پر بھی کوئی اعتماد نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ وہ پولیس کا مخبر یا جاسوس ہو۔ اور نچلے طبقہ میں یہ مرض زیادہ عام ہے۔ اشتراکی نظام کا سب سے بڑا فریب یہ ہے کہ نظام کو چلانے والے بالکل بے غرض یا نظریاتی لوگ ہیں۔ اشتراکیت شاید یہ بھول جاتی ہے کہ مطلق العنانی ایک شخص کو بد دیانت بنا دیتی ہے۔ چونکہ اوپر کے لوگ کسی کے آگے جواب دہ نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ ہر قسم کا جرم کرتے ہیں جھوٹ اور کیفے

ایسے لوگوں سے بھرے رہتے ہیں جو اپنی بیویوں یا داشتاؤں کے ساتھ وہاں آتے ہیں۔ اور بلیک میں خریدی ہوئی شراب پیتے ہیں۔

سوال:۔ کیا ہنگری کی مانند بغاوت کا امکان ہے؟

جواب:۔ صرف پولینڈ میں اور وہ بھی اسی صورت میں جبکہ روسی موجودہ آزادی کو دبانے کی کوشش کریں گے۔ اس سلسلہ میں پولینڈ کے لوگ بہت ہوشیار ہیں۔ مشرقی یورپ کے باقی ممالک جانتے ہیں کہ روسی بغاوت کو دبا سکتے ہیں۔

سوال:۔ کیا مستقبل کے متعلق عوام کے اندر کوئی امید ہے؟

جواب:۔ صرف روسی نظام میں تبدیلی اس کے علاوہ نفسیات کے ایک ماہر نے کہا ہے۔

"بعض روسی بھی کسی حد تک بے چین ہیں۔ اگر نئے لوگ وہاں پر برسر اقتدار آ جائیں تو شاید سوشلسٹ نظام کے اندر ہی کوئی جمہوری رنگ پیدا ہو جائے۔ کیا آپ کے پاس اس سے بہتر کوئی تجویز ہے۔؟"

میرے لئے ایسا سوچنا بہت دشوار ہے

سوال:۔ کیا طفیلی ممالک ایک دوسرے سے مختلف ہیں؟

جواب:۔ پولینڈ ایک استثنیٰ ہے اور یہی ملک خاص طور پر باقی سرخ ممالک سے مختلف ہے۔ پولینڈ میں آپ سرگوشیوں میں نکتہ چینی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک استری نے کہا:۔

"اس سے تجارتی اجرت نہیں بڑھ سکے گی۔ ہم لوگ رقص کر سکتے ہیں۔ امریکی موسیقی جاز سن سکتے ہیں۔ مغربی ریڈیو سن سکتے ہیں اپنے ملک سے باہر بھی جا سکتے ہیں بشرطیکہ اپنے خاندان کا کوئی فرد بطور یرغمال چھوڑ جائیں۔"

دو سال کے بعد ہنگری میں بغاوت ہوئی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کاشتکاروں نے اجتماعی کاشتکاری ختم کر دی اس سے پیداوار بڑھ گئی یہاں کا اصول بدلا ہوا ہے جیسا کہ ایک الطرویکی نے کہا۔

"آزادی محض اضافی لفظ ہے۔"

خفیہ پولیس توڑ دی گئی۔ لیکن فائلیں موجود ہیں۔ ایسی کوشش ہو رہی ہے کہ اس محکمہ کے ملازمین دوسرے محکموں میں دے دیئے جائیں۔

استغفار کی اہمیت

(از مکرم فضل الرحمٰن صاحب نعیم۔ دفتر وقف جدید ربوہ)

(۲)

اسی طرح حضرت خاتم النبیین سرور کائنات۔ سردار دو جہان حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی امت کو مخاطب کر کے اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

(اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا۔)

کہ اے ہمارے محبوب جب آپ یہ دیکھیں کہ موعود فتح اور مدد آ گئی ہے اور آپ یہ دیکھیں کہ لوگ فوج در فوج دین اسلام میں داخل ہوتے جاتے ہیں تو اپنے رب کی حمد اور تسبیح کریں اور استغفار کریں، وہ یقیناً رحمت کے ساتھ رجوع کرنے والا ہے۔

قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں کو استغفار کی جو تعلیم دی گئی ہے بعض لوگ اس پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جو شخص مغفرت مانگے وہ فاسق اور گنہگار ہوتا ہے۔ اور مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالےٰ نے چونکہ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی استغفار کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا (نعوذ باللہ) آپ بھی اسی زمرے میں شامل سمجھے جا سکتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند اور اسلام کے بطل جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اعتراض کا شافی جواب دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"استغفار کی تعلیم جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔ اس کو عام لوگوں کے گناہ میں داخل کرنا عین حماقت ہے۔ بلکہ دوسرے لفظوں میں یہ لفظ اپنی نیستی اور تذلل اور کمزوری کا اقرار اور مدد طلب کرنے کا متواضعانہ طریق ہے۔ چونکہ اس سورۃ میں فرمایا گیا ہے کہ جس کام کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے وہ پورا ہو گیا یعنی یہ کہ ہزارہا لوگوں نے دین اسلام قبول کر لیا اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی طرف بھی اشارہ ہے۔ چنانچہ اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک برس کے اندر فوت ہو گئے۔ پس ضرور تھا کہ آنحضرت اس آیت کے نزول سے جیسا کہ خوش ہوئے تھے غمگین بھی ہوں۔ کیونکہ باغ لگایا گیا مگر ہمیشہ کی آبپاشی کا کیا انتظام ہوا۔ سو خدا تعالےٰ نے اس غم کے دور کرنے کے لئے استغفار کا حکم دیا۔ کیونکہ

لغت میں ایسے ڈھانکنے کو کہتے ہیں جس سے انسان آفات سے محفوظ رہے۔ اسی وجہ سے مغفر جو خود کے معنی رکھتا ہے اسی میں سے نکالا گیا ہے۔ اور مغفرت مانگنے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جس بلا کا خوف ہے یا جس گناہ کا اندیشہ ہے خدا تعالےٰ اس بلا یا گناہ کو ظاہر ہونے سے روک دے اور ڈھانکے رکھے۔

اس استغفار کے ضمن میں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ اس دین کے لئے غم مت کھا۔ خدا تعالےٰ اس کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور ہمیشہ رحمت کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتا رہے گا۔ اور بلاؤں کو روک دیگا جو کسی ضعف کے وقت عاید ہو سکتی ہیں۔"

(نور القرآن جون۔ جولائی اگست صہ ۱۹/۲۰)

"اور استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالےٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں۔ اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔

اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے۔ ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے۔ اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا۔ کیونکہ غفر جس سے استغفار نکلا ہے ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں گویا استغفار سے یہ مطلب ہے کہ خدا اس شخص کے گناہ جو اس کی محبت میں اپنے تئیں قائم کرتا ہے دبائے رکھے اور بشریت کی جڑیں ننگی نہ ہونے دے بلکہ الوہیت کی چادر میں لے کر اپنی قدوسیت میں سے حصہ دے۔ یا اگر کوئی جڑ گناہ کے ظہور سے ننگی ہو گئی ہو پھر اس کو ڈھانک دے۔ اور اس کی برہنگی کے بد اثر سے بچائے۔ سو چونکہ خدا منبع فیض ہے اور اس کا نور ہر ایک تاریکی کو دور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اس لئے پاک زندگی کے حاصل کرنے کے لئے یہی طریق مستقیم ہے

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

حصّہ آمد کے بقایا دار اصحاب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے جو موصی احباب بقایا دار ہیں ان میں سے ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی ہے جنہوں نے اپنے بقایوں کی ادائیگی کے لئے دفتر سے خط و کتابت کر کے ادائیگی بقایا کے لئے ماہوار اقساط مقرر کر رکھی ہیں اور مجلس کارپرداز نے ان کی پیش کردہ اقساط کو اس شرط پر منظور کیا ہوا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی ادا کرتے جائیں گے تاکہ بقایا بڑھنے نہ پائے بلکہ ہر ماہ کم ہوتا جائے۔ بعض احباب مجلس کارپرداز کی ایسی منظوریوں سے پورے طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنے ذمہ کے بقایا کو کم سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طرح جہاں ان کے اموال سے سلسلہ کو فائدہ پہنچ رہا ہے وہاں خود ان کے لئے بھی یہ بات خیر و برکت کا موجب ہو رہی ہے کہ وہ اپنے ایک بوجھ کو بتدریج ہلکا کر کے اپنی گزشتہ کوتاہیوں کی تلافی کر رہے ہیں۔

گو ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی بھی ہے جو باوجود بقایوں کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کرانے کے اپنے عہد سے پوری طرح سبکدوش نہیں ہو رہے۔ اور ایسے بھی ہیں جن کا بقایا پہلے سے بھی بڑھ گیا ہے۔ وہ یا تو صرف بقایا ادا کر رہے ہیں اور ماہوار حصہ آمد کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور یا ماہوار حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں اور بقایوں میں مقرر کردہ اقساط باقاعدہ ادا نہیں کر رہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان کے ذمہ بقایوں کی رقوم یا بدستور رکھڑی ہیں یا ان میں اضافہ ہو رہا ہے اس کے علاوہ کچھ دوست ایسے بھی ہیں جو نہ بقایا ادا کر رہے ہیں اور نہ ماہوار حصہ آمد۔ اگر ان کے جذبات کا لحاظ مد نظر نہ ہو اور ان کی تشہیر کا خوف نہ ہو تو دل چاہتا ہے کہ ایسے ہر قسم کے احباب کی ماہوار فہرست شائع کر دی جایا کرے۔ کیونکہ اول تو انہوں نے بطور خود برضا و رغبت اپنی آمد کی وصیت کی اور پھر غفلت سے بقایا دار بنے۔ مزید براں ان بقایا کی ادائیگی کے لئے خود ہی ماہوار اقساط کی صورت پیش کر کے اپنے بقائے پورا کرنے کی کوشش نہ کی اور اس طرح دوہرے الزام کے نیچے آ گئے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا قانون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم کے ماتحت ہے۔ اس کا بقایا کسی صورت میں بھی معاف نہیں ہو سکتا بلکہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا دار ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخی ہو جاتی ہے۔ اس لئے جو دوست بقایا دار ہو کر معافی بقایا کے لئے درخواستیں کرتے ہیں ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی درخواستیں قابل منظوری نہیں ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح ان کے ذمہ کے بقایا معاف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ان چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں جو انجمن یا خلیفہ وقت نے مقرر کئے تھے بلکہ وہ اس چندے کے بقایا دار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا۔ اور جس کی باقاعدہ ادائیگی کا عہد انہوں نے خود اللہ تعالیٰ سے وصیت لکھتے وقت کیا تھا۔

پس حصّہ آمد کے بقایا دار اصحاب کو بہت زیادہ ہوشیار اور بیدار ہونے اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے بقایوں کو صاف اور بے باک کرنے کی باقاعدگی کے ساتھ کوشش کرتے رہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضرورت

دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ایک چوکیدار کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب ۱۰ فروری تک درخواستیں دے دیں۔ امیدوار کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ انصار اللہ کا ممبر ہو۔ تمام درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

ربوہ ۲۹ جنوری۔ آج شام ماڈل ٹاؤن لاہور سے محترمہ والدہ صاحبہ عبد الرشید صاحب تبسم ایم اے کا جنازہ بذریعہ موٹر کار ربوہ لایا گیا۔ گیارہ بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

مقامی عہدہ داران کی توجہ کیلئے

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کا نواں مہینہ شروع ہے۔ پس اب وقت آگیا ہے کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے بجٹ پورا کرنے کیلئے پوری سنجیدگی کے ساتھ جدوجہد شروع کر دیں۔ مجھے پختہ امید ہے۔ کہ سال کے آخر تک تمام جماعتیں اپنے بجٹ پورے کر لیں گی لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسی وقت سے مؤثر اور متواتر جدوجہد شروع کر دی جائے کیونکہ اس وقت تک چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی میں تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی کمی ہے۔ پس آئندہ تین مہینوں میں ان مہینوں کا پورا بجٹ بھی وصول کرنا ہے۔ اور اس کمی کو بھی پورا کرنا ہے۔ اس سے احباب خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ کس قدر محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔

اس سال بعض مخصوص حالات کی وجہ سے کئی زمیندارہ جماعتوں کا فصل ربیع کا پورا چندہ وصول نہ ہو سکا۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہ جماعتیں فصل خریف کی آمد سے پہلی کمی پوری کر دیں۔ اس سال شہری جماعتوں کو بھی سابقہ بقایا جات کی وصولی پر بہت زور دینا چاہیئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ اور جو ذمہ داریاں ہم نے قبول کر رکھی ہیں۔ ان کے ادا کرنے کی توفیق بھی عطا فرما دے۔

(ناظر بیت المال — ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال بھی جلسہ سالانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اور ہزاروں ہزار بندگانِ خدا کو اپنے پیارے دین اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے اور اپنے محبوب امام کے پاکیزہ کلمات سننے کا موقعہ نصیب ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اب جلسہ سالانہ کے اخراجات ادا ہو رہے ہیں۔ ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی صرف دو تہائی کے قریب ہے۔ لہٰذا تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا جات وصول کر کے جلد بھجوا دیں۔ تا جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو سکیں۔ والسلام

(ناظر بیت المال ربوہ)

"احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن پشاور" کا قیام

پشاور کے مختلف کالجوں کے احمدی طلباء نے مل کر ایک "احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن" قائم کی ہے۔ جس کا مقصد احمدی طلباء میں علمی اور عملی بیداری پیدا کرنا ہے ۲۳ جنوری ۱۹۵۹ء بعد از نماز جمعہ "احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن پشاور" کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں عہدہ داروں کے انتخابات عمل میں آئے۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱) صدر: ظفر اللہ صاحب (متعلم سال چہارم۔ اسلامیہ کالج پشاور)
(۲) جنرل سیکرٹری: مبشر احمد (متعلم سال سوئم۔ ایڈورڈز کالج پشاور)
(۳) مال سیکرٹری: منیر احمد صاحب (متعلم سال دوئم۔ ایڈورڈز کالج پشاور)

احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ "احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن پشاور" کے عہدہ داروں اور ممبر طلباء کو ان کے مقاصد میں کامیاب کرے

(جنرل سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن پشاور)

درخواست دعا مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب جھنگ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم حکیم زاہد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شورکوٹ سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔

زراعت کی ترقی میں سائنس کا حصّہ

اس زمانے میں سائنس کی اہم ترین خدمت وہ ہے جو اس نے بنی نوع انسان کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے غذا فراہم کرنے کے سلسلے میں انجام دی ہے۔ کیونکہ غذا ہماری اولین ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ کھیتی باڑی سے ہی ہمیں تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا حاصل ہوتا ہے جسے اب ترقی دے کر کتنے ہی رنگوں اور نمونوں میں حاصل کیا جا رہا ہے

زراعت کی اس ترقی میں ان سائنسدانوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ جنہوں نے شب و روز اپنی تجربہ گاہوں میں محنت کی اور ایسی کھاد نیز دیگر ذرائع ڈھونڈ نکالے۔ جنہوں نے ہماری فصلوں کو ترقی دی اور پیداوار میں غیر معمولی اضافہ کیا۔ تجربہ گاہوں کے علاوہ انہوں نے کھیتوں۔ صحراؤں، باغات اور سبزہ زاروں میں بھی بہت سے تجربات کئے ان سب کا نتیجہ آج ہمارے اور آپ کے سامنے ہے

آب پاشی کا مسئلہ

سائنسدانوں اور انجنیروں نے مل کر سب سے پہلے آب پاشی کے مسئلے کو حل کیا۔ کیونکہ خشکی فصلوں کی دشمن ہے۔ پرانے زمانے میں اس مقصد کے لئے کنوئیں کھودے جاتے تھے پھر نہروں کا رواج شروع ہوا۔ اور اب بڑے بڑے بند بنائے جاتے ہیں۔ جنہوں نے دنیا کے کتنے ہی وسیع صحراؤں کو سرسبز زاروں میں تبدیل کر دیا ہے۔ مغربی امریکہ میں ہزاروں ایکڑ صحرا کو اسی صورت میں سیراب کیا گیا ہے جہاں اب بڑے بڑے کھیت، باغات اور چراگاہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ خود برصغیر ہندو پاکستان نیز آسٹریلیا میں بڑے بڑے بند باندھ کر قحط سالی اور خشکی کا قلع قمع کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا میں ۲۵ کروڑ ایکڑ سے زیادہ زمین ایسی ہے جو مصنوعی ذرائع سے سیراب کی جاتی ہے اور اس سے غذا حاصل کی جاتی ہے۔

۶۶-۱۸۶۵ء میں بہار، اڑیسہ اور بنگال میں ایسا قحط پڑا کہ ۱۵ لاکھ سے زیادہ انسان ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے۔ ۱۸۷۴ء میں بنگال میں ایسا قحط پڑا کہ دس لاکھ سے زیادہ انسان اس کی نذر ہو گئے۔ ۱۸۷۷ء میں یہی صورت پیش آئی۔ ۹۷-۱۸۹۶ء میں اڑھائی لاکھ سے زیادہ آدمی مرے اور ۱۹۰۰ء میں تو یہاں ایسا قحط پڑا کہ تیس لاکھ سے زیادہ نفوس مر گئے۔ وجہ صرف یہ تھی کہ وقت پر بارش نہ ہو سکی۔ جو مر گئے وہ عذاب سے چھوٹے لیکن ان سے زیادہ ایسے تھے جو نہ زندوں میں تھے۔ اور نہ مردوں میں۔ ذرا اس زمانے کا تقابل موجودہ دور سے کیجئے۔ اس برصغیر میں اس وقت کچھ ایسی نہریں اور ڈیم موجود ہیں جن کا شمار دنیا کے عظیم ترین منصوبوں میں ہوتا ہے۔ پاکستان میں غلام محمد بیراج، تونسہ بیراج، وارسک سکیم اور کتنے ہی دوسرے ایسے منصوبے سائنس کا ایک ادنیٰ کمال ہیں۔ امریکہ میں دنیا کے عظیم ترین ڈیم واقع ہیں۔

پودوں کی ترقی

سائنس دانوں کی ایک جماعت پودوں کو ترقی دینے کے کام میں مصروف ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ بعض ملکوں میں ایک ہی سال میں گیہوں کی کئی فصلیں حاصل کر لی جاتی ہیں۔ سائنسدانوں نے ایسے ذرائع معلوم کر لئے ہیں۔ جن کی مدد سے فصلوں کو ایک معینہ مدت میں پکایا جا سکتا ہے تاکہ دوسری فصل بوئی جا سکے۔ جس طرح مختلف جانوروں کے باہمی ملاپ سے ان کی بہتر نسلیں تیار کی گئی ہیں۔ اسی طرح مختلف پودوں کی قلمیں یکجا کرنے سے سائنسدان بہتر قسم کے پودے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جب انسان نے ہوش سنبھالا تو اس نے جنگلوں میں بہت سے پھل اُگے دیکھے جو اب بھی پائے جاتے ہیں لیکن وہ سب کے سب چھوٹے، خاردار اور بدذائقہ تھے۔ سائنسدانوں نے انہیں ترقی دے کر ان کی جسامت میں اضافہ کیا اور ذائقہ کو بہتر بنایا۔

ایک پودا جسے سائنسدانوں نے بڑی ترقی دی ہے گیہوں ہے۔ کینیڈا میں گیہوں بہت زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ قبل وہاں گیہوں کی اہم ترین قسم ریڈ فائف تھی۔ لیکن اسے پالے کا خطرہ لگا رہتا تھا۔ وہ ایسے وقت میں پکتی تھی کہ بعض اوقات ایک ہی شب میں پالے کا حملہ ہزاروں ایکڑ فصل کو تباہ کر دیتا تھا۔ وہاں کے ایک سائنس دان ڈاکٹر سونڈرسس نے اس طرف توجہ دی۔ اور بڑی محنت کے بعد ایک حل ڈھونڈ نکالا انہوں نے دنیا بھر سے گیہوں کے مختلف بیج جمع کئے۔ اور ان سب کی مدد سے گیہوں کی ایک ایسی قسم تیار کی جو ذرا جلد پک جاتی تھی۔ اس طرح پالے کا خطرہ جاتا رہا۔ اس نئی قسم کا نام "مارکوئس وہیٹ" تھا۔ اور اس کی تیاری میں گیہوں کے ان چند دانوں نے بڑی مدد کی جو ڈاکٹر سونڈرس نے کلکتہ کے قرب و جوار سے حاصل کئے تھے۔ اب دنیا کے تمام ترقی یافتہ ملکوں میں پودوں کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے تحقیقات جاری ہیں۔ تھوڑی زمین سے زیادہ غلہ حاصل کرنا ایک سال میں کئی فصلیں اگانا اور ان فصلوں کو نقصان رساں کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ رکھنا، ان تحقیقات کے مقاصد میں شامل ہے۔ امریکہ اور دیگر ممالک میں سینکڑوں سائنسدان ان کاموں میں مصروف ہیں۔ امریکہ میں تو یہ کیفیت ہے کہ پیداوار کی کوئی حد نظر نہیں آتی۔ فی ایکڑ جتنا غلہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ چند سال بعد دوگنا ہو جاتا ہے۔ یہ ہے سائنس کا کمال!

کیمیا دانوں کا حصّہ

زراعت کو اتنی ترقی دینے میں جتنا حصّہ کیمیا دانوں کا ہے۔ اتنا شاید سائنس دانوں کی کسی اور جماعت کا نہیں ہے انہوں نے ہی بہتر سے بہتر قسم کی کھاد ایجاد کی اور اس سے بھی اہم خدمت وہ ہے۔ جو انہوں نے چھوٹے موٹے جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کو تباہ کرنے کے لئے نہایت مہلک قسم کی کیمیاوی اشیاء تیار کر کے انجام دی۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ کھیتوں میں کم سے کم محنت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا ہو۔ فصلوں کی خوبی میں اضافہ ہو تھوڑی مدت میں زیادہ پیداوار حاصل ہو۔ اور کسان ان تمام آفات سے بچ جائیں جنہیں ابھی کچھ عرصہ پہلے تک سماوی سمجھا جاتا تھا۔ یہاں امریکہ کی مثال مناسب ہوگی جو ہمارے ملک میں بھی قابل تقلید ہے کیونکہ ہمارے ہاں اب بھی بعض علاقوں میں جدید کیمیاوی اشیاء اور ترقی یافتہ مشینوں کے خلاف ایک قسم کا تعصب پایا جاتا ہے۔ امریکی کسان کس قدر آگے پہنچ چکا ہے۔ اس کا اندازہ آپ کو اس حقیقت سے ہو سکتا ہے کہ وہاں ۱۹۵۲ء میں کھیتی باڑی کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں مکوڑوں کو تباہ کرنے کے لئے تقریباً ۸۳ کروڑ ڈالر کی مختلف کیمیاوی اشیاء خریدی گئیں اور تقریباً ایک لاکھ ایسی مشینیں بھی خریدی گئیں۔ جنہوں نے ان اشیاء کے استعمال میں مدد دی!

کھڑی فصلوں اور باغات پر جراثیم کش ادویہ استعمال کرنے کے لئے امریکہ میں ہوائی جہازوں کو عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض کسانوں کے پاس اپنے طیارے ہیں۔ جنہیں وہ اس کام کے علاوہ بیج بونے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ شاید یہ بھی ہے کہ وہاں کے کسانوں کے بڑے بڑے فارم ہیں۔ ہمارے ملک کی طرح ان کی زمینوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نہیں ہوتے (اب ہماری حکومت ایسے طریقے تلاش کر رہی ہے۔ جن کے ذریعہ زمینوں کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچایا جا سکے) کھیتوں میں کیمیاوی کھاد چھڑکنے کے لئے بھی ہوائی جہازوں کا استعمال بے بدل پایا گیا ہے۔

دنیا کے تمام زرعی ملکوں میں فصلوں کو ان چیزوں سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے فاضل پودے، نقصان رساں کیڑے مکوڑے پودوں کی بیماریاں اور چند جانور جن میں جنگلی چوہے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ امریکی کسانوں کو صرف ۵۲ء میں فاضل پودوں سے پانچ ارب ڈالر کا۔ کیڑوں مکوڑوں سے چار ارب ڈالر کا اور چوہوں نیز دیگر اسباب کی بناء پر مزید دو ارب ڈالر کا نقصان پہنچا۔ یعنی اس جیسے ترقی یافتہ ملک کو تمام جتن کرنے کے باوجود پندرہ ارب ڈالر کا نقصان ایسے اسباب سے پہنچا۔ جن پر انسان بڑی حد تک قابو پا سکتا ہے۔ اگر ہمارے کسان چاہیں تو وہ بھی ایسے اسباب پر ایک حد تک ضرور قابو پا سکتے ہیں۔ ہم اس نقصان کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ جو مندرجہ بالا دشمنوں کے ذریعہ ہماری فصلوں کو پہنچتا ہے ان کیمیاوی اشیاء کی افادیت کا اندازہ آپ کو اس حقیقت سے ہو سکتا ہے کہ ایک کاربامیٹ کی صرف ایک اونس (نصف چھٹانک) مقدار اتنے بیج کو خراب ہونے سے بچا سکتی ہے جو دس ایکڑ زمین میں بویا جا سکے۔ ایک تیزاب کی صرف ایک گیلن مقدار اتنے فاضل پودوں کو تباہ کر سکتی ہے۔ جتنے سات آدمی رات سال میں بھی نہ کر سکیں۔ ان اشیاء کو بڑی احتیاط سے استعمال کرنا پڑتا ہے۔ تاکہ وہ فصلوں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ صرف فاضل پودوں اور نقصان رساں کیڑوں مکوڑوں کو تلف کرنے کے لئے اب بہت سی ادویہ دستیاب ہونے لگی ہیں۔ شروع میں ڈی ڈی ٹی کا شہرہ ہوا۔ جس نے سب سے پہلے ۴۴ء میں نیپلز میں ایک وبائی بیماری کو روکا۔ لیکن بہت سے کیڑے اور جراثیم ایسے ہیں جو اس کا اثر قبول نہیں کرتے ان سے نبٹنے کے لئے انگلستان اور فرانس میں بینزین ہکسا کلورائیڈ نامی ایک محلول تیار ہوا۔ جسے عرف عام میں "بی۔ ایچ۔ سی" کہتے ہیں۔ وہ کپاس کی فصل کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں کو تباہ کرنے کے لئے خاص طور پر موزوں پایا گیا ہے۔ اسی کی ایک قسم "لنڈین" ہے۔ جو بدبو سے پاک ہے۔ اور ایسی ترکاریوں پر استعمال کی جا سکتی ہے۔ جن کی جڑیں کھانے کے کام آتی ہیں۔ اسے پھلوں پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (باقی)

مری اور پاراچنار میں شدید برف باری

مغربی پاکستان کے متعدد علاقوں میں مسلسل بارش سے نقصان

راولپنڈی ۱۴ فروری - مری میں کل موجودہ موسم کی سب سے زبردست برف باری ہوئی - ساڑھے تین بجے سہ پہر تک قریباً ساڑھے تین فٹ برف پڑ چکی تھی - اور ابھی یہ سلسلہ جاری تھا۔ برف باری کے ساتھ سخت تیز ہوا کے باعث راولپنڈی کے قریباً سارے علاقہ کو سخت سردی کی لہر نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے -

مری میں پرسوں شام ساڑھے چھ بجے کے قریب برف باری شروع ہوئی تھی - برف باری کا یہ سلسلہ پرسوں رات اور کل دن بھر کسی وقفہ کے بغیر جاری رہا۔ ساڑھے تین بجے سہ پہر تک قریباً ساڑھے تین فٹ برف پڑ چکی تھی - اور موسم اس امر کا غماز تھا کہ برف باری کا سلسلہ رات کو بھی جاری رہے گا - کل صوبہ میں سب سے کم درجہ حرارت مری میں تھا - یہاں کم سے کم درجہ حرارت ۲۹ تھا -

راولپنڈی سے مری اور اس سے آگے نظھر آباد کو بسوں وغیرہ کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے ایک حکم کے ذریعے تمام ٹرانسپورٹ کمپنیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ تا حکم ثانی راولپنڈی مری روڈ پر بسیں نہ چلائیں - البتہ پرائیشل ٹرانسپورٹ کی میل سروس کل سے گھوڑا گلی تک چلے گی -

راولپنڈی میں گذشتہ ۴۸ گھنٹے سے موسم خراب ہے - پرسوں شام سے وقفوں کے ساتھ بارش ہو رہی ہے - محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق گذشتہ ۲۴ گھنٹے کے دوران راولپنڈی میں دو انچ بارش ہو چکی ہے - سردی کے باعث درجہ حرارت گر گیا ہے - کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۵۰.۳ اور کم سے کم ۴۵.۶ رہا علاقہ میں سردی کی یہ لہر دو تین روز جاری رہے گی -

پاراچنار میں برف باری

ادھر نمائندہ خصوصی نے پشاور سے اطلاع دی ہے کہ اس ڈویژن میں بھی دور دور تک بارش ہوئی ہے - پشاور ڈویژن کے پہاڑی علاقوں پاراچنار اور چراٹ میں برف بھی پڑی ہے - پاراچنار میں کل تیسرے پہر تک دو فٹ برف پڑ چکی تھی - بارش کے باعث بعض علاقوں میں مکان گرنے کی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں لیکن کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی - پشاور میں سات بجے شام تک دو انچ بارش ہو چکی تھی اور یہ سلسلہ وقفوں کے ساتھ جاری تھا - شمال مغربی سرحدی علاقہ میں سب سے زیادہ سردی لنڈی کوتل میں پڑی جہاں درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے بھی ایک انچ کم ہو گیا

محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق کل سابق پنجاب کے قریباً تمام علاقوں میں ہلکی ہلکی بارش کا سلسلہ جاری رہا بعض اوقات کے وقت بھی بادل چھائے ہوئے تھے - شمالی علاقوں سے تیز بارش اور برف باری کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں -

محکمہ زراعت کے حکام کے بیان کے مطابق حالیہ بارشوں سے سابق پنجاب میں کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچنے کا امکان ہے - خصوصاً چنے کی فصل سے توقعات کے مطابق پیداوار حاصل نہیں ہو سکے گی - تاہم ان حکام کا خیال ہے کہ اگر آئندہ قریباً ایک ماہ تک بارش نہ ہوئی - اور مطلع جلد صاف ہو گیا - تو گندم کی فصل کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا -

اعلان نکاح

مورخہ یکم فروری ۱۹۵۹ء کو عزیزم محمد یعقوب ابن چوہدری غلام محمد صاحب چک ۹۳ بہاول نگر کا نکاح عزیزہ صفیہ بیگم بنت چوہدری محمد یعقوب صاحب کاتب الفضل کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے چک $\frac{3}{R.B}$ کریانوالہ ضلع لائلپور میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بہ ثمرات بنائے - آمین

خاکسار محمد یوسف چک ۹۳ - بہاول نگر

استغفار کی اہمیت

(بقیہ صفحہ ۵)

کہ ہم اس خوفناک حالت سے ڈر کر اس چشمۂ طہارت کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائیں تا وہ چشمہ زور سے ہماری طرف حرکت کرے اور تمام گند کو یکدفعہ لے جائے ۔"

(سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۱۲)

پس صراط مستقیم کو پانے کا یہی ایک طریق ہے کہ منعم علیہ گروہ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتے رہا کریں - تا ہم خدا کے ابدی و ازلی نور کے حقیقی وارث بن سکیں - اور صراط مستقیم پر گامزن رہیں - آمین اللّٰھم آمین -

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

"انسان چاند پر پہنچکر وہاں بھی سرد جنگ شروع کریگا"

تعلیمی کانفرنس میں ڈائرکٹر تعلیمات پروفیسر سراج کی تقریر

لاہور ۱۴ فروری - صوبائی محکمۂ تعلیم کے ڈائرکٹر پروفیسر سراج الدین نے کہا ہے کہ عالمی معاملات کو سلجھانے کیلئے اگر انسانی زاویۂ نگاہ اختیار نہ کیا گیا تو فنی مہارت سے متعلقہ ترقی روبہ زوال ہو جائے گی۔

پروفیسر سراج الدین تعلیمی کانفرنس اور نمائش کے دوسرے اجلاس کا افتتاح کر رہے تھے - یہ کانفرنس سنٹرل ٹریننگ کالج اور واشنگٹن سٹیٹ کالج کی شرکت سے ٹریننگ کالج میں ہو رہی ہے - آپ نے کہا "انسان اگر اپنی شخصیت کی خامیاں دُور کئے بغیر چاند کی تسخیر میں کامیاب ہو گیا تو وہ اس سیارے (چاند) کو بھی اسی طرح انتشار و افراتفری سے پراگندہ کر دے گا جس طرح اس نے اپنے کرۂ ارضی کو مکدّر کیا ہے -

ڈائرکٹر تعلیمات نے اپنی تقریر میں دوسرے سیاروں کی تسخیر کے لئے انسانی سعی و جہد کو زمین پر منضبط و متوازن ترقی کے حصول میں ناکامی کا واضح اعتراف قرار دیا اور کہا "یہ جد و جہد زندگی سے فرار کے رجحانات کی آئینہ دار ہے -

پروفیسر سراج نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ چاند جونہی انسان کی عملداری میں آیا - یہاں "سرد جنگ" کا آغاز ہو جائے گا آپ نے کہا - میں نے ایک امریکی سے پوچھا تھا - کہ آپ کو چاند پر کیا ملے گا - یہ امریکی بے چارہ قنوطی تھا - اور میرے سوال کے جواب میں چیخ کر کہنے لگا "روسی" کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پروفیسر سراج نے کہا دنیا بھر میں

ہر جگہ انسانی اذہان پر اس قسم کے جو خدشات مسلط ہیں وہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ فنی مہارت کی بجائے انسانی تعلقات کے میدان میں زیادہ سے زیادہ جد و جہد کی جائے +